ایمان کے ذرائع:

ایمان میں اضافہ اور اسے طاقتور بنانے کے مختلف ذرائع ہیں مثلاً علم، عمل، تفکر و تدبر وغیرہ وغیرہ۔

علم:

ایک مومن کی کوشش یہ ہونی چاہیے کہ وہ زیادہ سے زیادہ علم حاصل کرے۔ اس سے ایمان میں اضافہ ہوتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: « تَعَلَّمْنَا الْإِيمَانَ قَبْلَ أَنْ نَتَعَلَّمَ الْقُرْآنَ، ثُمَّ تَعَلَّمْنَا الْقُرْآنَ فَازْدَدْنَا بِهِ إِيمَانًا» ہم نے پہلے ایمان سیکھا، پھر جتنا زیادہ قرآن کا علم حاصل کیا اتنا ہی ایمان بڑھا اور مضبوط ہوا۔ ذات باری تعالی کے اسماء وصفات کا علم جتنا ہو گا اور اس کی متضمنات میں جتنا درک و بصیرت پیدا ہو گی، اسی قدر ایمان میں اضافہ ہو گا۔ اسی طرح رسول اللہ کی سیرت مبارکہ کا علم جس قدر ہو گا، آپ کے اخلاق، کردار، معاملات، دین کے سلسلہ میں آپ کی جد وجہد، جہاد اور عبادات وغیرہ کی جتنی زیادہ معلومات ہمیں حاصل ہوں گی، وہ ایمان میں اضافہ اور تقویت کا باعث ہوں گی۔ اہل علم اور جان کار لوگوں کی تعریف اللہ تعالی نے اسی وجہ سے فرمائی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے: ﴿ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي ٱلَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَٱلَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۗ ﴿٩﴾ ﴾ (الزمر: ٩) ترجمہ: بتاؤ تو علم والے اور بے علم کیا برابر ہیں؟

عمل:

علم کی طرح عمل بھی ایمان کو بڑھاتا ہے۔ بے عملی اور معصیت سے ایمان کم اور کمزور ہوتا ہے۔ صحابہ کرام ہمیشہ ایمان کو بڑھانے اور اسے مضبوط بنانے کے لیے فکر مند رہا کرتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے کہ آؤ ہم اپنے ایمان کی ترقی کے لیے کچھ کریں۔ پھر ذکر کی مجلسیں آراستہ کرتے۔ حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی عادت تھی کہ کسی ساتھی کو پکڑ لیتے اور کہتے کہ آو بیٹھیں ذرا ایمان تازہ کر لیں۔ اس طرح ذکر الہی کی مجلسیں منعقد ہوتیں۔ حدیث قدسی ہے: «أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي، فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي، وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَإٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَإٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ» (متفق علیہ) اللہ فرماتا ہے کہ بندہ میرے بارے میں جیسا گمان رکھتا ہے اسی کے مطابق میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ رہتا

ہوں، اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو یاد کرتا ہوں۔ جب وہ لوگوں میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں ان سے بہتر لوگوں میں اس کا ذکر کرتا ہوں۔

تفکر و تدبر:

ایمان میں ترقی کا ایک ذریعہ اللہ تعالی کی خلقت میں مستقل تفکر و تدبر بھی ہے۔ یہ ایک عام حقیقت ہے کہ جب کوئی ہم سے کسی ماہر ہنر مند کی ہنر مندی کا تذکرہ کرتا ہے اور اس کی عملی مثال ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتے ہیں تو اس کی ہنر مندی کے قائل ہو جاتے ہیں، بلکہ جس قدر اس کی صناعی اور کاریگری کے نمونے ہمارے سامنے آتے جاتے ہیں ہم اس کی کاریگری اور اس میں اس کی مہارت کے زیادہ سے زیادہ قائل ہوتے جاتے ہیں۔ اس سے ایک قدم آگے جب ہم خود ویسا کرنا چاہتے ہیں تو ہر ہر قدم پر اس کام میں اس کی عظمت اور اس کی ماہرانہ صلاحیتوں کی برتری کا احساس ہم پر غالب ہوتا جاتا ہے۔ دل اس کی فضیلت کا اعتراف کرنے لگتا ہے اور یقین بالکل پختہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جب ایک مومن اس کائنات پر تفکر و تدبر کی نگاہ ڈالتا ہے تو اس پر اللہ تعالی کی صناعی اور کاریگری، اس کی قدرت کاملہ کا یقین مزید گہرا ہو جاتا ہے۔ جب وہ دیکھتا ہے کہ آسمان بے غیر ستون کے کھڑا ہے، سورج، چاند کی گردش، دن رات کا آنا اور جانا، زمین کی زرخیزی، اونچے پہاڑ، بہتے دریا، لہلہاتی نباتات سب ایک نظام کی پابند اور ہر ایک اپنے کام میں مصروف ہیں تو انسان بے ساختہ اللہ کی عظمت و کبریائی کے سامنے سرنگوں ہو جاتا ہے۔ کائنات میں غور و فکر مومن کی ایک خاص صفت ہے۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضِ ﴿١٩١﴾﴾ (آل عمران: ١٩١) ترجمہ: اور آسمان و زمین کی پیدائش میں غور و فکر کرتے ہیں۔